۹۲ ۷۸۶

سنی احادیث کریمہ کی تاریخی کتاب

جامع

مداری شریف

مع تشریحات قدیری

ہندی ترجمہ
(سمنانی سماں)

جلد اول

اردو ترجمہ
(بصیرۃ العرفان)

باب

پانیوں کے احکام کا باب

از قلم

سیدنا امیر اہل سنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم غوث زماں علامہ حافظ قاری مفتی
امام سید محمد انتخاب حسین قدیر اشرفی مداری
مترجم و مفسر و محدث مرادآبادی رضی اللہ تعالی عنہ

Presents'
Madaarimedia.Com

﴿باب احکام المیاہ ترجمہ: پانیوں کے احکام کا باب﴾

(۴۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَایَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز پیشاب نہ کرے کوئی تم میں کا ٹھہرے ہوئے پانی میں کہ جو جاری نہیں ہوتا ہے کہ پھر غسل کرے اس پانی میں۔

(۴۹۷) حدیث شریف: قَالَ لَایَغْتَسِلُ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ وَھُوَ جُنُبٌ قَالُوْا کَیْفَ یَفْعَلُ یَااَبَاھُرَیْرَۃَ قَالَ یَتَنَاوَلُہٗ تَنَاوُلًا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غسل کرے کوئی تم میں کا ٹھہرے ہوئے پانی میں حالانکہ وہ جنبی ہے، لوگوں نے کہا کہ کیسے کرے اے ابو ہریرہ؟ فرمایا ابو ہریرہ نے کہ لے لے اس میں سے۔

(۴۹۸) حدیث شریف: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَآءِ الرَّاکِدِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیشاب کیا جائے ٹھہرے ہوئے پانی میں۔

(۴۹۹) حدیث شریف: عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ ذَھَبَتْ لِیْ خَالَتِیْ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اِبْنِ اُخْتِیْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِیْ وَدَعَالِیْ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ تَوَضَّا فَشَرِبْتُ مِنْ وُضُوْءِہٖ

ترجمہ: سیدنا حضرت سائب بن یزید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ لے گئیں مجھ کو میری خالہ جان پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بہن کا بیٹا بیمار ہے، تو پیارے نبی نے ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور دعاء دی مجھے برکت کی، پھر پیارے نبی نے وضو فرمایا تو میں نے پی لیا پیارے نبی کے وضو کا پانی

---

429 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मसह फ़रमाया अपनी पेशानी मुबारका का और अपने अमामे शरीफ़ पर और मोज़ों पर।

430 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पसंद फ़रमाते थे दाहिने को बक़द्रे ताक़त अपने तमाम कामों में अपनी तहारत में और अपने कँघा करने में और अपनी नालैन शरीफ़ैन के पहनने में।

431 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तुम पहनो और जब तुम वुज़ू करो तो शुरू करो तुम अपने दाएँ से।

432 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसका वुज़ू कामिल नहीं जिसने न लिया अल्लाह तआला का नाम उस पर।

433 हदीस शरीफ़:– हज़रते लक़ीत इब्ने सब्राह से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! ख़बर दीजिये मुझको वुज़ू के बारे में, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कामिल करो वुज़ू को और ख़ेलाल किया करो उंगलियों के दर्मियान और मुबालग़ा किया करो नाक में पानी डालने में मगर यह कि तुम रोज़ेदार हो।

435 हदीस शरीफ़:– हज़रते मस्तूर इब्ने शद्दाद से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि जब वुज़ू फ़रमाते तो मलते उंगलियों को अपने पाउवों की, अपनी छंगुली से।

ہو چکا تھا اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تیمم فرما کر سلام کے جواب سے نوازا۔ سلام کے جواب میں ضرورتاً دیر لگائی جا سکتی ہے اور اس دیر لگنے پر معذرت کرنا بھی سنت ہے تا کہ دیر سے جواب دینے سے سلام کرنے والے کی دل برداشتگی کا سبب نہ ہو اور جس کو سلام کیا گیا ہے اسکے بارےمیں سلام کرنیوالے کو بدگمانی بھی نہ ہو۔

(۴۸۹) پیشاب پاخانہ کرنے والے کو سلام کرنا منع ہے۔ اور اسکے سلام کا جواب دینا بھی واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر قضائے حاجت کے بعد جواب سلام دیدیا جائے تو درست ہے۔ چونکہ جنہوں نے سلام پیش کیا تھا وہ بارگاہ نبوی میں حاضر تھے کہیں جانہیں رہے تھے اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے وضو فرمانے کے بعد جواب دیا۔

(۴۹۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ حالت جنابت میں پہلے وضو فرما کر سوتے اور پھر دوبارہ بیدار ہوتے اور پھر خوابیدہ ہوتے تو وضو نہ فرماتے پہلا ہی وضو کافی ہوتا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وضو کو نیند نہیں توڑتی۔ حضرات فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ امت کیلئے بھی یہ درست ہے کہ جنابت کے بعد وضو کر کے سو جائے اور پھر اگر جاگے تو دوبارہ سونے کیلئے نئے وضو کی ضرورت نہیں پہلا ہی وضو کافی ہے۔ (اشعۃ اللمعات شریف)

(۴۹۱) اگر ہاتھ میں کوئی سخت قسم کی نجاست لگی ہوا سے صاف کرنے کیلئے اگر تین بار سے زیادہ بھی ہاتھ دھونا پڑے تو درست ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ابتدائے اسلام میں نجاست کو سات مرتبہ دھویا جاتا تھا بعد میں سات مرتبہ کا دھونا منسوخ ہوگیا اور تین بار دھونے کا حکم رہا۔ یا تو حضرت ابن عباس کو سات مرتبہ دھونے کے نسخ کی خبر نہ پہونچی یا پھر آپ نے یہ خیال فرمایا کہ وجوب منسوخ ہوگیا ہے اور استحباب باقی ہے (مرقاۃ شریف) شاگرد کو استاد کے سامنے اور مرید کو پیر کے سامنے چاق و چوبند رہنا چاہئے اور حالات پر نظر رکھنی چاہئے تا کہ بوقت ضرورت شیخ و استاد کو بتا سکے اور انکی اداؤں کو دوسرں تک پہونچا بھی سکے۔ اور استاد و پیر کو بھی یہ حق پہونچتا ہے کہ شاگرد و مرید کو اسکی غفلت پر تنبیہ کرے اور بلاوجہ بھی عتاب کرسکتا ہے۔

(۴۹۲) تطہیر ظاہر کے واسطے ہے اور تزکیہ وتطییب باطن کے واسطے ہے۔ تطہیر سے غصہ وجلال اور ترش روئی میں کمی آتی ہے اور تزکیہ وتطییب سے نرمی اور اچھے عادات واخلاق علم وتقویٰ حاصل ہوتے ہیں۔ غسل کے مفید اثرات جسم وروح ظاہر و باطن دونوں پر پڑتے ہیں۔ ہر جماع کے بعد غسل کرنا سنت اور افضل ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ اخیر ہی میں ایک مرتبہ غسل کر لیا جائے یا ہر جماع کے بعد وضو کرلیا جائے اور اخیر میں غسل کرلیا جائے۔ سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بار بار نہانے کا علم اسطرح ہوا کہ آپ برائے غسل نبی ہر بار پانی لاتے ہونگے۔ اس قسم کے مسائل کا اظہار اور مسائل پوچھنے میں نہ عقلاً کوئی مضائقہ ہے اور نہ شرعاً کوئی قباحت ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ سے قوانین رحمت ملتے ہیں۔

(۴۹۳) یہ ممانعت تنزیہی ہے کہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنا بہتر وافضل نہیں ہے۔ اس حدیث شریف میں استحباب کا بیان ہے اور جس حدیث شریف میں یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل بیان جواز کیلئے ہے۔

(۴۹۴) یہ دونوں ممانعتیں بھی تنزیہی ہیں کہ ایک دوسرے کے فضالے سے غسل و وضو کرنا بہتر نہیں ہے اور اگر کر لے تو کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ اگر عورت مرد ایک برتن سے وضو یا غسل کریں تو یکے بعد دیگرے چلّو نہ لیں بلکہ ایک ساتھ لیں تا کہ کوئی بھی ایک دوسرے کے فضالے سے طہارت نہ کرے جبکہ آئندہ چلوؤں میں فضالے ہی سے دونوں طہارت کرینگے مگر اسکی معافی ہے۔

(۴۹۵) غسل خانے میں پیشاب کرنا نفاست و نظافت کے خلاف ہے۔ نیز بھول اور وسوسوں کی بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ روزانہ بناؤ سنگھار کرنا بال کاڑھنا مانگ نکالنا غفلت پیدا کرتا ہے اور تضییع اوقات بھی ہے۔ یہ کام ایک دن چھوڑ کر کرنا چاہئے یہ سنت ہے۔ بال پراگندہ رکھنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔

(۴۹۶) پانی کی بہت سی قسمیں ہیں (۱) بارش کا پانی (۲) کنویں کا پانی (۳) چشمے کا پانی (۴) تالاب کا پانی (۵) دریا اور سمندر کا پانی (۶) جاری پانی (۷) غیر جاری پانی (۸) مستعمل پانی (۹) غیر

مستعمل پانی (۱۰) حیوانات کا جھوٹا پانی (۱۱) دھوپ سے گرم شدہ پانی وغیرہم ۔ ان پانیوں کے احکام جدا جدا ہیں ۔ ٹھہرے ہوئے تھوڑے پانی میں پیشاب کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ اس سے پانی نجس ہوکر وضو وغسل کے لائق نہیں رہیگا جس سے خود اسکو بھی تکلیف ہوگی اور دوسروں کو بھی ۔ اور بہت سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مناسب نہیں ہے کہ اگر چہ وہ ناپاک تو نہ ہوگا لیکن اسکے پینے اور اس سے وضو کرنے میں دل کراہت کریگا ۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسکی دیکھا دیکھی اور لوگ بھی اس ٹھہرے ہوئے زیادہ پانی میں پیشاب کرنے لگیں اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہوجائے اور پانی کا رنگ و بو اور مزہ بدل جائیگا ۔ پہلی صورت میں کراہت تحریمی ہے اور دوسری صورت میں کراہت تنزیہی ہے ۔ یہ حدیث شریف احناف کی مؤید ہے اور مضبوط دلیل ہے کہ دو قلّے پانی ' نجاست پڑنے سے ناپاک ہوجاتا ہے اگر یہ قلیل پانی ناپاک نہ ہوتا تو ممانعت تاکید کے ساتھ نہ فرمائی جاتی ۔ رات کو پانی میں پیشاب پاخانہ کرنا مطلق مکروہ و ممنوع ہے جنات کے خوف و خطرے کی وجہ سے کہ وہ رات کو پانی کے کنارے رہتے ہیں ۔

(۴۹۷) چھوٹے حوض یا گڑھے میں جو پانی بھرا ہے جنبی اس میں غوطہ زن ہوکر نہ نہائے بلکہ چلوؤں میں یا لپّوں سے یا کسی ڈبے ' جگ ' بدھنے ' مگّے سے لیکر الگ نہائے کہ تھوڑے پانی میں جنبی کے غوطہ زن ہوجانے سے وہ پانی ماء مستعمل بن جاتا ہے ۔ اگر جنبی یا بے وضو کنویں میں غوطہ زن ہوگیا تو پانی ماءِ مستعمل ہوگیا بوقت ضرورت جنبی ناند' بالٹی یا چھوٹے حوض سے چلّو یا لپ بھر کر پانی لے سکتا ہے اس سے پانی مستعمل نہ ہوگا ۔ یہ ہاتھ ڈالنا پانی لینے کیلئے ہو اور اگر ہاتھ دھونے کی نیت سے ہاتھ ڈالیگا تو پانی مستعمل ہوجائیگا ۔

(۴۹۸) ٹھہرا ہوا پانی چاہے دو قلّے ہی ہوں یا اس سے کم و زیادہ اس میں پیشاب پاخانہ کرنا ممنوع ہے ۔ بلکہ اس میں تھوک ' بلغم ' رینٹ ڈالنا بھی برا ہے ۔ البتہ تالاب وغیرہ کا یہ حکم نہیں ہے ۔ تالاب وہ ہے کہ اگر اسکے ایک کنارے سے پانی ہلایا جائے تو دوسرے کنارے کا پانی نہ ہلے ۔ یعنی سو ہاتھ کی سطح والا پانی اسی کو آب کثیر کہتے ہیں ۔ اس سے کم پانی ماء قلیل کہلاتا ہے ۔

(۴۹۹) سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک میں درد تھا جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دست مبارک کے پھیرنے سے کافور ہوگیا ۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دست مبارک کی یہ برکت ہوئی کہ حضرت سائب بن یزید کی عمر شریف ۱۰۰ سال ہوئی اور نہ آپکا کوئی بال شریف سفید ہوا اور نہ آپکے دندان مبارک الگ ہوئے (مرقاۃ شریف) بیماروں کو بزرگوں کی بارگاہوں میں برائے علاج جانا اور بزرگوں کا تکلیف کی جگہ ہاتھ پھیرنا سنت سے ثابت ہے ۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وضو کے غسالے کو حاصل کرنے کی خوب کوشش کرتے تھے ۔ سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ مسلک ہے کہ ہمارا وضو و غسل کا غسالہ نجس و ناپاک ہے ۔ مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا غسالۂ وضوء و غسل پاک ہے وہ تو تبرک و نور ہے ۔ یہاں تک کہ آپ کے فضلات شریفہ بھی امت کے حق میں پاک ہیں (مرقاۃ شریف واشعۃ اللمعات شریف) مہر نبوت شریف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی گردن مبارک کے نیچے دونوں کندھوں کے درمیان ایک پارۂ گوشت تھا جس پر کچھ تل بھی تھے اور آس پاس بال شریف بھی تھے کبوتری کے انڈے یا مسہری کی گھنڈی کے برابر نہایت چمکدار اور نورانی تابندہ و درخشندہ تھا ۔ یہ مہر نبوت شریف جاذب قلب و نظر تھی ۔ نیچے سے دیکھو تو پڑھنے میں آتا تھا '' اللہ وحدہ لاشریک لہ '' اور اوپر سے دیکھو تو پڑھنے میں آتا تھا '' توجہ حیث ما کنت فانک منصور '' اس مہر نبوت کو گزشتہ آسمانی کتابوں میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے خاتم النبین ہونے کی علامت قرار دیا گیا تھا ۔ کیونکہ مہر تمام مضمون کے بعد میں اور اخیر ہی میں لگائی جاتی ہے کہ اسٹامپ کے بعد میں سٹاپ ۔ وصال شریف کے وقت یہ مہر نبوت اٹھالی گئی تھی ۔ یہ مہر نبوت وقت ولادت بھی موجود تھی ۔ آپ مہر مبارک لیکر ہی دنیاں میں جلوہ گر ہوئے ۔

(۵۰۰) '' بضاعہ کنواں '' مدینۂ منورہ کے محلّے بنی ساعدہ میں واقع ہے ۔ مدینۂ منورہ کا تمام کوڑا کرکٹ وہاں ڈالا جاتا تھا ۔ بضاعہ کنواں مذکورہ گندگیوں سے ناپاک نہیں ہوتا تھا کیونکہ بضاعہ کنویں کا پانی

ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحُجْلَةِ۔ (رواہ البخاری)

پھر میں کھڑا ہوگیا پیارے نبی کی پشت پاک کے پیچھے تو میں نے دیکھا مہر نبوت کیطرف جو دونوں کندھوں کے درمیان تھی، مسہری کی گھنڈی کی طرح۔

(۵۰۰) حدیث شریف: قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةٍ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهِ الْحَيْضُ

ترجمہ: عرض کیا گیا یارسول اللہ کیا ہم وضو کریں بضاعہ کنویں سے؟ اور وہ ایسا کنواں تھا کہ ڈالے جاتے اس میں حیض کے کپڑے

وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ۔ (رواہ احمد)

کتوں کے گوشت اور گندگیاں، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک وہ پانی پاک ہے کوئی چیز اس کو ناپاک نہیں کرتی۔

(۵۰۱) حدیث شریف: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ

ترجمہ: سوال کیا ایک شخص نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو عرض کیا یارسول اللہ ہم سمندر میں سواری کرتے ہیں

وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ بِمَآءِ الْبَحْرِ

اور ہم لیجاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی تو اگر ہم وضو کریں اس تھوڑے سے پانی سے تو ہم پیاسے رہ جائینگے تو کیا ہم وضو کرلیا کریں سمندر کے پانی سے؟

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ۔ (رواہ مالک و الترمذی و ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(۵۰۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَا فِيْ اِدَاوَتِكَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا شب جنات میں کہ تمہارے برتن میں کیا ہے؟

قَالَ قُلْتُ نَبِيْذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَآءٌ طَهُوْرٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ نبیذ ہے، پیارے نبی نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے۔

(۵۰۳) حدیث شریف: عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا

ترجمہ: سیدتنا حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی جو بیوی تھیں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کی، بیشک آئے ابوقتادہ انکے پاس

---

440 हदीस शरीफ़:– हज़रते रबी बिंते मुअव्वज़ से मरवी बेशक उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि वुज़ू फ़रमा रहे हैं, हज़रते रबी ने फ़रमाया कि मसह फ़रमाया प्यारे नबी ने अपने सरे मुबारक का वो जो अगली जानिब है और उसका जो पिछली जानिब है और अपनी कनपटयों का और अपने दोनों कानों का एक मरतबा और एक रिवायत में है बेशक प्यारे नबी ने वुज़ू फ़रमाया तो दाख़िल फ़रमाई अपनी उंगलियाँ अपने दोनों कानों के सुराख़ों में।

441 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह बिन ज़ैदी से मरवी बेशक उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि प्यारे नबी ने वुज़ू फ़रमाया और बेशक प्यारे नबी ने मसह फ़रमाया अपने सरे अक़्दस का उस पानी से जो आपके मुबारक हाथों का बचा हुवा न था।

442 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू उमामा ताबई से मरवी उन्होंने ज़िक्र फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के वुज़ू का तो फ़रमाया कि मलते थे प्यारे रसूलुल्लाह अपनी आँखों के खोइयों को और फ़रमाया दोनों कान सर से हैं।

443 हदीस शरीफ़:– आए एक देहाती प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में और वो पूछने लगे प्यारे नबी से वुज़ू के बारे में तो प्यारे नबी ने दिखाया उन देहाती को तीन तीन मरतबा फिर फ़रमाया ऐसे ही

جاری تھا کہ یہ بضاعہ کنواں نہر پر واقع تھا مدینہ منورہ کے تمام کنویں نہر زرقاعہ پر بنے ہوئے ہیں جو بظاہر کنویں معلوم پڑتے ہیں مگر حقیقت میں نہر ہیں۔ جیسے کہ مکہ مکرمہ کے کنویں نہر زبیدہ پر بنے ہوئے ہیں جاری پانی ہزار گندگیوں کو بہا لیجاتا ہے اور بضاعہ کنویں میں پانی جاری ہے اب بھی اگر اس میں جھانک کر بغور دیکھا جائے تو پانی بہتا ہوا صاف نظر آتا ہے بضاعہ کنویں کا پانی جاری ہے تو گندگی پڑ جانے سے اس کنویں کے ناپاک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بضاعہ کنویں کو دوسرے مقامات کے کنوؤں پر قیاس کرنا فحش غلطی ہے کہ ان میں پانی جاری نہیں ہے۔ البتہ کسی میں سوت جاری ہوتا ہے اگر عام کنوؤں میں بلی یا چوہے گر جائیں اور مر جائیں پھر سڑ جائیں تو پورے کنویں کا پانی سڑ جاتا ہے اور بدبو آنے لگتی ہے تو جب سینکڑوں مٹکے پانی ایک ایک چوہے یا بلی کے اس میں سڑ جانے سے پانی سڑ جاتا ہے تو پھر دو مٹکے پانی کی کیا حیثیت۔ بعض احادیث میں قلتین کے بارے میں آیا ہے وہ احادیث قابل استدلال نہیں ہیں چونکہ بہت سی احادیث کریمہ کے وہ خلاف ہیں اور شریعت کی چار دلیلوں میں سے ایک قیاس ہے یہ قلتین والی حدیثیں قیاس کے بھی خلاف ہیں لہٰذا قلتین والی حدیثیں قابل صحت نہیں ہیں نیز قُلّہ مٹکے کو بھی کہتے ہیں اور مشک کو بھی کہتے ہیں پہاڑ کی چوٹی کو بھی، اونٹ کے کوہان کو بھی اور انسان کی کھوپڑی کو بھی۔ اتنے معانی کے ہوتے ہوئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ قلتین کے کیا معنیٰ احادیث میں وارد ہیں یوں بھی قلتین والی حدیثیں قابل عمل نہیں ہیں۔ اور قلہ سے مراد مٹکا یا مشک ہو تو ان کی بھی مقدار احادیث قلتین میں مذکور نہیں ہے اس اجمال کے ہوتے ہوئے بھی حدیث قلتین پر عمل نہیں ہو سکتا۔

(۵۰۱) سمندر کا پانی کڑوا ہوتا ہے پانی کا یہ مزہ کسی نے بدلا نہیں ہے بلکہ یہ مزہ اس کا اپنا ذاتی واصلی ہے لہٰذا سمندر کا پانی طاہر بھی ہے اور مطہر بھی یعنی پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے۔ اگر کنویں کا پانی زیادہ ٹھہرے رہنے کی وجہ سے بدمزہ بدبودار ہو جائے جب بھی پاک رہیگا۔ حضرات فقہائے احناف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک مچھلی کو ذبح کرنا ضروری نہیں ہے اگر ہمارے پاس آ کر مر جائے یا سمندر کی موج اسے کنارے پر پھینک دے جس سے وہ مر جائے وہ حلال ہے لیکن اگر وہ اپنی کسی بیماری سے مر کر پانی پر تیر جائے تو حرام ہے کیوں کہ اب وہ سمندر کی مردار نہیں ہے بلکہ بیماری کی مردار ہے دریائی جانوروں میں صرف مچھلی ہی حلال ہے۔ باقی کچھوا، پاتر، مینڈک، مگر مچھ سب حرام ہیں۔ بعض نادانوں نے تو اتنی ترقی کی ہے کہ سمندری کتے اور سمندری سور کو بھی حلال لکھ مارا ہے اور یہ سور خور خود کو اہل حدیث بھی کہتے ہیں۔ مصرع:

بڑا بے حیا ہے سارق کہ چراغ ہاتھ میں ہے

(۵۰۲) ''شب جنات'' اس رات کو کہتے ہیں جس رات میں جنات سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انھیں دعوت دین دی اور قرآن کریم تلاوت فرمایا اور وہ مشرف بہ اسلام ہوئے اور انہوں نے اپنی قوم میں جا کر تبلیغ اسلام کی یہ پورا واقعہ ''سورۂ جن'' میں مذکور ہے۔ شب جنات چار ہیں۔ (۱) بقیع الغرقد میں جنات کو تبلیغ اسلام فرمائی اس موقع پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی معیت کا شرف حاصل تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ شہر کے باہر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیکر تبلیغ دین کیلئے تشریف لیگئے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حسب عادت پانی کا لوٹا تھا اس میں نبیذ تھی یعنی رات کو جس پانی میں کھجوروں کو بھگو دیا جائے اور صبح کو اس کا پانی نتھار لیا جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں اگر یہ پانی رقیق یعنی خوب پتلا ہو تو کھجور کے اس شربت سے وضو کرنا جائز ہے اور اگر کھجور کا یہ شربت گاڑھا ہو جائے تو وضو نہیں کر سکتے اگر پانی کے گاڑھے ہونے کے غلبے میں شک ہو تو وضو بھی کرے اور تیمّم بھی کرے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے حضرت عبداللہ ابن مسعود کے برتن سے نبیذ (کھجوروں کے شربت) سے وضو فرمایا یہی مسلک امام اعظم ہے جو اس حدیث شریف کے عین مطابق ہے۔ کھجور کے شربت سے وضو کا جائز ہونا خلاف قیاس ہے کیوں کہ کھجور کا شربت مطلق پانی نہیں ہے اور وضو صرف مطلق پانی ہی سے ہو سکتا ہے مگر چونکہ حدیث شریف میں وارد ہو گیا ہے اسلئے قیاس کو چھوڑ دیا

فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءً فَجَائَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ

تو انڈیلا حضرت کبشہ نے حضرت ابوقتادہ کیلئے وضو کا پانی۔ بلی پینے لگی اس سے تو جھکا دیا حضرت قتادہ نے بلی کیلئے پانی کے برتن کو یہانتک کہ بلی نے پانی پیا، حضرت کبشہ نے کہا

فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَتَ اَخِیْ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ

تو دیکھا حضرت قتادہ نے مجھ کو کہ میں دیکھ رہی ہوں انکی طرف، تو حضرت قتادہ نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کر رہی ہو اے بھائی کی بیٹی؟ تو حضرت کبشہ نے فرمایا میں نے کہا ہاں،

فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ۔ (رواہ احمد)

تو حضرت قتادہ نے فرمایا بیشک پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ بیشک بلی نجس نہیں ہے اس لئے کہ وہ تم پر پھرنے گھومنے والا ہے۔ یا گھومنے پھرنے والی ہے۔

(۵۰۴) حدیث شریف: عَنْ دَاوٗدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ

ترجمہ: سیدنا حضرت داؤد بن صالح بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی وہ روایت کرتے ہیں اپنی والدہ سے کہ انکی مالکہ نے بھیجا انکو حلوہ لیکر

اِلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُّهَا تُصَلِّیْ فَاَشَارَتْ اِلَیَّ اَنْ ضَعِيْهَا فَجَائَتْ هِرَّةٌ

حضرت عائشہ کی بارگاہ میں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ کو پایا کہ نماز پڑھ رہی ہیں، حضرت عائشہ نے اشارہ فرمایا مجھے کہ رکھدو اسکو، تو بلی آئی

فَاَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلٰوتِهَا اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ

تو اس نے کھایا اسمیں سے، پھر جب فارغ ہوئیں حضرت عائشہ اپنی نماز سے تو کھایا انہوں نے وہیں سے جہاں سے کھایا تھا بلی نے، تو حضرت عائشہ نے فرمایا

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَاِنِّیْ رَاَيْتُ

کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک بلی ناپاک نہیں ہے، بیشک بلی چکر لگانے والی ہے تم پر اور بیشک میں نے دیکھا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله عليه وسلم يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِهَا۔ (رواہ ابوداؤد)

پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ وضو فرما رہے ہیں بلی کے بچے ہوئے پانی سے۔

(۵۰۵) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَتَوَضَّاُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ کیا ہم وضو کریں اس سے جس کو جھوٹا کیا گدھوں نے؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں

वुज़ू है तो जिसने ज्यादती की इस पर तो उस ने बुरा किया और हद से तजावुज़ किया और ज़ुल्म किया।

444 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मुग़फ़्फ़ल से मरवी बेशक उन्होंने सुना अपने बेटे से कि वो कह रहा है या अल्लाह बेशक मैं माँगता हूँ तुझ से सफ़ेद महल दाहिनी तरफ़ का जन्नत में, तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह ने ऐ मेरे प्यारे बेटे! माँग तू अल्लाह तआला से जन्नत को और पनाह माँग तो उसकी आग से इसलिये कि बेशक मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं बेशक अनक़रीब होंगे उस वक़्त में कुछ लोग जो हद से बढ़ेंगे वुज़ू में और दुआ में।

445 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि बेशक वुज़ू के लिये एक शैतान है, कहा जाता है जिस को वलहान, तो बचो तुम वसवसों से पानी के।

446 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज़ इब्ने जबल से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को, जब वुज़ू फ़रमाते तो पोछते अपने चहरे को अपने कपड़े के किनार से।

447 हदीस शरीफ़:– था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास एक कपड़ा, पोछते थे जिससे अपने आज़ा ए मुबारका को वुज़ू के बाद।

448 हदीस शरीफ़:– हज़रते साबित इब्ने सफ़िय्या से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने कहा हज़रते इमाम जाफ़रे सादिक़

گیا لہٰذا سوائے شربت کھجور کے کسی اور شربت سے وضو جائز نہیں ہے جیسے کشمش وغیرہ کا شربت۔ کچھ لوگ دھرتی کے سینے پر ایسے بھی ہیں جو بوجھ بنے ہوئے ہیں ایسے لوگ بے پر کی اڑاتے رہتے ہیں کہ حضور امام اعظم حدیث شریف کے مقابل قیاس پر عمل فرماتے تھے یہ موقع ان کی کج فہمی کے علاج کیلئے زرّیں موقع ہے۔ (۳،۲) دوبار مکۂ معظّمہ میں (۴) ایک بار مدینۂ منورہ سے باہر جس میں سیدنا زبیر ابن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شرف ہم رکابی حاصل تھا۔

(۵۰۳) سیّدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اگر بلی چوہا نجاست کھا کر اپنا منہ صاف کئے بغیر برتن میں منہ ڈالدے تو پانی نجس اور برتن بھی ناپاک اور اگر منہ صاف کر کے پانی پی لے تو وہ بقیہ پانی مکروہ ہے اور اس سے وضو کرنا مکروہ ہے حضور امام اعظم کا قول قوی ہے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے صرف یہ فرمایا کہ بلی نجس نہیں ہوتی ہے یعنی اس کا جسم ناپاک نہیں ہے یہ نہیں فرمایا کہ اس کا لعاب اور اس کا جھوٹا بالکل پاک ہے کتے کا جسم نجس نہیں ہے مگر اس کا جھوٹا نجس ہے۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ جب بلی برتن میں چاٹے تو اسے ایک دوبار دھو لیا جائے (طحاوی شریف) سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلی اور گدھے کے جھوٹے سے وضو نہیں فرماتے تھے بلکہ اس سے منع فرماتے تھے (طحاوی شریف) ایک قانون ذہن میں محفوظ فرما لیجئے وہ یہ کہ جس جانور کا گوشت ناپاک و حرام ہے اس کا جھوٹا بھی پاک نہ ہوگا۔ بلی کا گوشت ناپاک و حرام ہے لہٰذا اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہی ہونا چاہئے تھا مگر چونکہ گھروں میں آتی جاتی ہے اور نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتی لہٰذا اس کا جھوٹا مکروہ ہے جیسے چھوٹے بچے جو نجاست سے پرہیز نہیں کرتے اگر وہ پانی میں ہاتھ ڈال دیں تو پانی مکروہ ہو جاتا ہے اگر بلی کے جھوٹے کو نجس و ناپاک قرار دیا جائے تو پھر آدمی بڑی دشواری کا شکار ہو جائیگا کہ اس سے بچنا مشکل ہوگا لہٰذا اس کا جھوٹا ناپاک نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

(۵۰۴) اس حدیث شریف میں بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بلی کے لعاب یا اسکے جھوٹے کو ناپاک نہیں فرمایا بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ تنزیہی ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بلی کے بچے ہوئے پانی سے اسلئے وضو فرمایا کہ امت کو معلوم ہو جائے کہ بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے اگرچہ یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس وقت دوسرا پانی نہ ہو لہٰذا بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقۂ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بلی کے جھوٹے کو پاک سمجھا یہ ان کا اجتہاد ہے حدیث شریف میں اسکی حرمت نہیں ہے۔

(۵۰۵) اس حدیث شریف میں ان تالابوں اور بڑے حوضوں یا بہتے پانی کا بیان ہے جو نجاست پڑ جانے سے ناپاک نہیں ہوتے جیسا کہ حدیث شریف نمبر ۵۰۸ میں آرہا ہے اگر درندوں کے جھوٹے کو پاک مانا جائے تو لازم آئیگا کہ کتا اور سور بھی درندہ ہے اور اس کا جھوٹا بھی پاک ہو جب کہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ گدھے کا جھوٹا پاک تو ہے مگر اس کی مطہّریّت میں شک ہے بلا ضرورت اس سے بھی وضو نہ کرے اگر دوسرا پانی نہ ملے تو اس سے وضو بھی کر لے اور اس کے ساتھ تیمّم بھی کرے۔

(۵۰۶) اس لگن میں صرف گندھے ہوئے آٹے کا اثر تھا لیکن لگن کا پانی اس گندھے ہوئے آٹے سے متاثر نہ ہوا تھا کہ پانی نہ تو سفید ہوا تھا اور نہ گاڑھا پڑا تھا ایسے پانی سے وضو بلا کراہت جائز ہے کہ نہ اس کا رنگ متغیر ہوا ہو اور نہ گاڑھا پڑا ہو۔

(۵۰۷) اس حوض کا پانی کثیر تھا لہٰذا کسی جانور کے پینے سے نجس نہیں ہوگا اور کسی گندگی کے پڑ جانے سے بھی گندا نہیں ہوگا تاوقتیکہ پانی کی بو یا مزہ اور رنگ گندگی کی وجہ سے نہ بدل جائے۔ یہ حدیث شریف بھی سیّدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مضبوط دلیل ہے۔

(۵۰۸) یہ حدیث شریف بھی مذکورہ گذشتہ احادیث کریمہ کی تفسیر ہے کہ پانی جب زیادہ ہو تو درندوں کے پینے سے ناپاک نہ ہوگا ان احادیث کریمہ میں حوضوں کی مقدار مذکور نہیں ہے مگر سیّدنا حضور امام اعظم کے نزدیک سو ہاتھ مربع پانی کثیر ہے کیوں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ ''کنویں کا فریم دس ہاتھ ہے کہ اس حد میں دوسرا کنواں نہ کھودا جائے''۔

وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا. (رواه فی شرح السنة)

اور اس سے بھی جسے جھوٹا کیا تمام درندوں نے۔

(۵۰۶) حدیث شریف: اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ قصعة فيها اثر العجين۔ (رواه النسائی)

ترجمہ: غسل فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایسے لگن سے جس میں اثر تھا گندھے ہوئے آٹے کا۔

(۵۰۷) حدیث شریف: اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِىْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

ترجمہ: بیشک سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم تشریف لے گئے ایسے قافلے میں کہ جس میں سیدنا حضرت عمرو ابن عاص بھی تھے

حَتَّىٰ وَرَدُوْا حَوْضاً فَقَالَ عَمْرُو يَاصَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ

یہاں تک کہ پہونچے ایک حوض پر تو فرمایا حضرت عمرو ابن عاص نے اے حوض والے! کیا آتے ہیں تیرے حوض پر درندے؟ تو فرمایا

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاصَاحِبَ الْحَوْضِ لَاتُخْبِرْنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا. وَزَادَ رَزِيْنٌ

حضرت عمر ابن خطاب نے اے حوض والے! نہ بتانا ہم کو اس لئے کہ ہم آتے ہیں درندوں پر اور درندے آتے ہیں ہم پر اور زیادہ کیا رزین نے

قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِىْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ لَهَا

کہ کہا زیادہ کیا بعض راویوں نے حضرت عمر کے قول میں یہ کہ اور بیشک میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں درندوں کیلئے وہ ہے

مَا اَخَذَتْ فِىْ بُطُوْنِهَا وَمَا بَقِىَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَشَرَابٌ. (رواه رزین)

جو انہوں نے لے لیا اپنے پیٹوں میں، اور جو باقی رہ گیا وہ ہمارے لئے ہے، پاک بھی ہے اور پانی بھی ہے۔

(۵۰۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِىْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا ان حوضوں کے بارے میں جو مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے درمیان ہیں کہ آتے ہیں ان پر درندے

وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَاحَمَلَتْ فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَاغَبَرَ طَهُوْرٌ. (رواه ابن ماجة)

اور کتے اور گدھے۔ ان سے وضو کرنا کیسا ہے؟ تو فرمایا ان کیلئے وہ ہے جو انہوں نے اٹھایا اپنے پیٹوں میں، اور ہمارے لئے وہ ہے جو بچ رہا، پاک کرنے والا ہے

के वालिदे माजिद जो हज़रते इमामे बाक़र हैं कि हदीस बयान की है हज़रते जाबिर ने कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वुज़ू फ़रमाया एक एक मरतबा और दो दो मरतबा और तीन तीन मरतबा तो फ़रमाया हाँ।

449 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वुज़ू फ़रमाया दो दो मरतबा और फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह नूरून अला नूर है।

450 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वुज़ू फ़रमाया तीन तीन मरतबा और फरमाया प्यारे रसूल ने यह मेरा वुज़ू है और हज़राते अंबियाए किराम का वुज़ू है जो मुझ से पहले थे और हज़रते इब्राहीम का वुज़ू है।

451 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम वुज़ू फ़रमाते थे हर नमाज़ के लिये और था हम में का हर कोई कि काफ़ी होता था उसको एक ही वुज़ू, जब तक वुज़ू टूट न जाता।

452 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को था हुक्म वुज़ू का हर नमाज़ के लिये, बावुज़ू हों या बेवुज़ू फिर जब मुशकिल हुवा यह प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर तो हुक्म फ़रमाया गया मिसवाक का हर नमाज़ के वक़्त और उठा रखा गया प्यारे रसूल से वुज़ू मगर

(۵۰۹) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَاتَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الشمس

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہ غسل کرو اس پانی سے جس کو سورج نے گرم کیا ہو

فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔ (رواہ الدارقطنی)

اسلئے کہ وہ پیدا کرتا ہے کوڑھ۔

हदस से, हज़रते उबैदुल्लाह ने फ़रमाया कि हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर समझते थे कि उन्हें ताक़त है उस पर, तो किया उन्होंने उसको, यहाँ तक कि विसाल शरीफ़ हुवा।

453 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गुज़र फ़रमाया हज़रते सअद पर और वो वुजू कर रहे थे तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि, यह कैसी फुज़ूल ख़र्ची है ऐ सअद? अर्ज़ किया हज़रते सअद ने, क्या वुजू में फुज़ूल ख़र्ची है? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ, अगरचे हो तुम बेहती नहर पर।

454 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जिसने वुजू किया और लिया अल्लाह तआला का नामे पाक तो वो पाक कर देगा उसके पूरे बदन को और जिसने व़ुजू किया और न लिया अल्लाह तआला का नामे पाक तो नहीं पाक होगा, मगर वुजू का मक़ाम।

455 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब वुजू फ़रमाते, नमाज़ का वुजू, तो हरकत देते अपनी अंगूठी शरीफ़ को अपनी उंगली में।

(16) गुस्ल का बाब

456 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब बैठे कोई तुम में का औरत की चारों शाखों के दर्मियान फिर कोशिश करे तो वाजिब हो गया गुस्ल और अगरचे इन्ज़ाल न हुवा।

(۵۰۹) پانی تھوڑا ہو یا زیادہ اگر دھوپ سے گرم ہو جائے تو اس سے وضو نہ کیا جائے ورنہ ''بھورا کمپنی'' کا ممبر بن جائیگا۔ یہ سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم پر میری سنت لازم ہے اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے جو ہدایت یافتہ ہیں تو ان کو مضبوطی سے پکڑ لو'' اللہ تعالےٰ تمام سنی مسلمانوں کو ''بھورا کمپنی'' کے ممبر بننے سے محفوظ فرمائے۔ آمین بجاہ سیّدنا سیّد المرسلین علیه الصلوٰة والتسليم.

دم مدار
بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari